اسم اعظم کانفرنس

11اپریل1996، موچی دروازہ، لاہور

خطاب سیدنا ریاض احمد گوہر شاہی مد ظلہ العالی

اعوذ باللہ من الشیطین الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیز ساتھیو! اسلام علیکم

آپ کے شہر میں اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ آنا ہوا۔ آنے کا مقصد کوئی سیاست نہیں ہے، کسی فرقے کی دِل آزاری نہیں ہے، کوئی حکومت پر نقطہ چینی نہیں ہے۔ ہر شہر میں ہر محلے میں ہر گھر میں کچھ دِل والے ہوتے ہیں اُن کو نکالنا مقصد ہے اور دِل کی آواز اُنکے دِلوں تک پہنچانا مقصود۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ تیرے اندر ایک جہان بند ہے، تجھے اُس کی خبر نہیں ہے۔ اور واقعی اگر تم کو پتہ چل جائے کہ تمھارے اندر کیا ہے تو تم سب کچھ چھوڑ کے جنگلوں میں اللہ اللہ کے لئے چلے جاؤ۔

اب انسان کی ابتداء کیا ہے اور انتہا کیا ہے؟ ایک دن اللہ تعالیٰ کو خیال آیا کہ میں دیکھوں تو سہی کہ میری صورت کیسی ہے۔ خیال آنا ہی تھا کہ سامنے عکس پڑا اور وہ عکس روح بن گئی۔ اللہ اُس پہ عاشق وہ اللہ پہ عاشق۔ خود عشق، خود عاشق اور خود معشوق۔ پھر اُس روح کی تعظیم کیلئے زمین و آسمان بنائے، حور و ملائک سجائے۔ حدیث شریف ہے کہ اے میرے حبیب اگر آپ کو پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں یہ زمین و آسمان ہی نہ بناتا۔ پھر آپ کو ظاہر کرنے کے لئے آدم علیہ السلام کو بنایا گیا پاک مٹی سے بنایا، اُس میں روح ڈالی۔ پھر اُس روح کی امداد کیلئے کچھ اور مخلوقیں ڈالیں جن کو لطائف کہتے ہیں۔ حدیث شریف میں باقاعدہ اُن کے نام ہیں، قلب، روح، سری، خفی، اخفیٰ، انا نفس۔ اُس میں ایک سفلی مخلوق بھی آ گئی۔ اُن روحوں میں، ایک سفلی مخلوق بھی آ گئی جس کیلئے حضور پاک ﷺ نے فرمایا جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ ایک شیطان جن بھی پیدا ہوتا ہے۔ اصحابہ نے پوچھا کہ آپ کے ساتھ بھی پیدا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ پیدا ضرور ہوا تھا مگر وہ میری صحبت سے مسلمان ہو گیا۔ اُس کے لئے بلھے شاہ نے فرمایا:

اس نفس پلیت نے پلیت کیتا اساں منڈھوں پلیت نہ ھاسے

اب جو لوگ حضور پاک کی صحبت میں رہے اُن کے نفس پاک ہو گئے اور جو آپ ﷺ سے دور رہے وہ آپ ﷺ کے زمانے میں ہی کوئی منافق ہوا اور کوئی خوارج ہوا۔ آپ کے زمانے کے بعد جن لوگوں نے کسی بھی طریقے سے نفسوں کو پاک

کیا تو وہی لوگ داتا صاحب بنے اور خواجہ صاحب بنے۔

اب یہ دین اور فرقے کیسے بنے؟ آدم علیہ السلام کو جو کلمہ ملا وہ لا الہ الااللہ آدم صفی اللہ ۔آپ کی اولاد بھی یہ کلمہ پڑھتی۔ قابیل کے قتل کے بعد آپ کی اولاد دو ٹولوں میں تقسیم ہوگئی ۔ مذہب سے باغی ہو گئے ۔اُنہوں نے براہ راست............،ایک ٹولے نے براہِ راست اللہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کری اور بجائے صفی اللہ کے ایشور اللہ کہنا شروع کر دیا۔ وہ نبوت سے کٹ گئے اور آج تک چھ ہزار سال ہو گئے آج تک وہ ایشور اللہ کا ہی کلمہ پڑھ رہے ہیں۔ لیکن وہ کافر ہی رہے اور وہ جن لوگوں نے صفی اللہ کا کلمہ پڑھا انہی میں سے نبوت جاری رہی۔

نبیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے پھر ولی بھیجے۔ جو لوگ ولیوں سے کٹ گئے وہ کافر تو نہ ہوئے لیکن اُن کے نفس کافر ہی رہے۔ ظاہر میں تو وہ عابد زاہد بن گئے پاک باز بن گئے لیکن نفسوں کی وجہ سے حرص و تکبر کا شکار ہو گئے اور اُن سے بہتر فرقے وجود میں آئے۔ اب اس وقت بہتر فرقے ہیں ہر فرقہ اپنے آپ کو صحیح کہتا ہے۔ اب جو نفسوں کی وجہ سے فرقے بنے، نفس تو شیطان ہے، شیطان کی وجہ سے جو فرقے بنے وہ صحیح کیسے ہو سکتے ہیں؟ کوئی بھی فرقہ صحیح نہیں۔ حضور پاک ﷺ کے زمانے میں فرقے نہیں ہوتے تھے صرف امتی ہوتے تھے اور اُمتی وہ ہوتا ہے جس میں نور رہوتا ہے۔ حضور پاک فرماتے ہیں جس میں نور ہے وہ میرا اُمتی ہے حدیث شریف میں بھی ہے کہ قیامت کے دِن اُمتوں کی پہچان نور سے ہوگی۔ جب امتیوں سے نور نکلا سنی، شیعہ وہابی بنتا گیا۔ اگر دوبارہ نور آ جائے تو کبھی نہیں کہیں گے کہ میں سنی ہوں میں شیعہ ہوں میں وہابی ہوں۔ یہی کہیں گے بس امتی ہوں تمھارا یا رسول اللہ۔

مولانا رومیؒ فرماتے ہیں کہ کامل مرشد کے بغیر یہ نفس پاک نہیں ہوسکتا۔ آپ نے عالموں کو بھی کہا کہ مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم تا غلامِ تبریزی نہ شد، مولوی کبھی مولائے روم نہیں بن سکتا جب تک وہ شمس تبریزی کا غلام نہ بنے۔ مولویوں کو ایک علم ملا ۔ظاہری علم ملا۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں مجھے

حضور پاک ﷺ سے دو علم ملے ایک تمکو بتا دیا اگر دوسرا بتا دوں تو تم مجھے قتل کر دو۔ حضور پاک ﷺ فرماتے ہیں مجھے اللہ کی طرف سے تین علم ملے۔ ایک عام کے لئے زبان والوں کے لئے، ایک دِل والوں کے لئے اور ایک آنکھ والوں کے لئے وہ صرف میرے لیئے۔ آگے جس کو میں چاہوں۔ اب اخباروں میں پڑھتے رہتے ہیں کسی نہ کسی سیاستدان کا بیان کہ ولیوں کی تعلیم کو عام کرو۔ جب علماء کسی حکومت کے پیچھے لگ جاتے ہیں تو حکومت کہتی ہے کہ ولیوں کی تعلیم کو عام کرو۔ لیکن حکومت بھی نہیں پتہ کہ ولیوں کی تعلیم کیا ہوتی ہے۔ وہ پھر علماء کے پاس ہی جاتے ہیں کہ بتاؤ ولیوں کی تعلیم کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں شریعت ہی ہے۔ سب کچھ شریعت ہی ہے۔ پھر وہ شریعت کو اپناتے ہیں۔ جب شریعت اپنا لیتے

ہیں تو اپنے آپ کو ولی وسمجھنا شروع ہو جاتے ہیں۔اور جن کے پاس کچھ علم بھی ہوتا ہے وہ تو بہت بڑا ولی بن جاتا ہے۔
وہ تو اتنا بڑا ولی سمجھتا ہے اپنے آپ کو کہ حقیقی ولیوں پر کیچڑ اچھالنا شروع کر دیتا ہے۔خواجہ صاحب اور غوث پاک بھی اُن کی زد میں آئے۔حضرت امام حسینؓ علیہ السلام پر جو شہادت کے فتوے لگے ان میں بھی اُن کا ہاتھ تھا۔عبادت نہ کرنا اتنا بڑا جرم نہیں جتنا بڑا جُرم کسی اللہ کے ولی کو ستانا ہے۔اور اُس کیلئے کسی شاعر نے کہا ہے کہ

مسجد ڈھا ویں مندر ڈھا ویں ڈھا ویں جو کچھ ڈھندا اے
اک بندے دا دِل نہ ڈھاویں رب دلاں وچ رھندہ اے

ان لوگوں کے دِلوں میں اللہ رہتا ہے۔بلیم باعور بہت بڑا عالم تھا بہت بڑا عابد تھا، مستجاب دعا بھی تھا۔وہ موسیٰ علیہ السلام کی ناراضگی کی وجہ سے اصحاب کہف کے کتے کی شکل میں دوزخ میں جائے گا۔اصحاب کہف کا کتا، وہ ولیوں کا دوست تھا اُن سے محبت کرتا تھا، نمازیں نہیں پڑھتا تھا صرف اُن کی صحبت میں غار میں بیٹھا رہا وہ بلیم باعور کی شکل میں جنت میں جائے گا۔
ابلیس نے آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور وہ لعنتی ہو گیا۔

اب یہ نفس پاک کیسے ہوتے ہیں۔ ایک سکھ نے کہا کہ تمھارے اکابر کہتے ہیں کہ قرآن میں نور ہے۔وہ کہنے لگا کہ میں تمھارا جاسوس رہ کے آیا۔ میں تمھارے بچوں کو قرآن پڑھاتا تھا۔میں تو مسلمانوں کو نمازیں بھی پڑھاتا تھا۔میں نے تو کچھ صورتیں بھی یاد کی ہوئی تھیں۔اگر قرآن میں نور ہوتا تو میں کیوں نہ نوری ہوا۔فوراً ایک عیسائی بولا کہ میں بھی شب و روز تمھارے قرآن کا مطالعہ کرتا ہوں نوری میں بھی کوئی نہیں ہوا۔ہم نے کہا تم لوگوں نے دِل سے نہیں پڑھا۔وہ کہنے لگے ٹھیک ہے ہم نے دِل سے نہیں پڑھا تمھارے مسلمان تو دِل سے پڑھتے ہیں نا۔وہ نوری کیوں نہیں ہوئے وہ ایک دوسرے کو کافر منافق کیوں کہتے ہیں۔کیا جواب تھا اس کا؟

وہ جو نوری قرآن مجید ہے وہ حضور پاک ﷺ کے سینے مبارک میں ہے۔وہ نوری الفاظ سے ہے۔وہ سینہ جس سینے سے ٹکرایا وہ بھی نوری ہو گیا۔اور یہ جو قرآن مجید ہے کالے الفاظوں میں لکھا ہوا ہے وہ صرف الفاظ ہیں۔ان سے نور بنانا پڑتا ہے۔یہ صرف الفاظ ہیں۔اب نور کیسے بنایا جاتا ہے؟ جس طرح لوہا لوہے سے ٹکراتا ہے چنگاری اُٹھتی ہے۔پانی پانی سے ٹکراتا ہے بجلی بنتی ہے۔قرآن کی آئتیں جب آئتوں سے ٹکراتی ہیں تو نور بنتا ہیں نا۔ اب تم نے کبھی آئتوں کو آئتوں سے ٹکرایا نہیں ہوگا اور جن لوگوں نے ٹکرایا وہ عامل بن گئے۔

اب کچھ لوگ تسبیح کرتے ہیں تسبیح کے ساتھ اللہ اللہ کرتے ہیں۔بغیر تسبیح کے بھی اللہ اللہ کیا جا سکتا ہے وہ تسبیح کے ساتھ اللہ اللہ کیوں کرتے ہیں۔وہ ٹک ٹک کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں ایک سو ایک دفعہ جب اللہ اللہ کرتے ہیں تو نور کی ایک

چنگاری اُٹھتی ہے۔ وہ دس بیس دفعہ اللہ اللہ کرتے ہیں اور پھر پوچھتے ہیں کہ بھائی کیا حال ہیں۔ وہ تسلسل ٹوٹ گیا نا۔ وہ تو مکمل ایک سوا ایک دفعہ تسبیح چلے تو نور کی معمولی سی چنگاری اُٹھتی ہے۔ وہ جو نور بنتا ہے وہ انگلیوں میں۔ اب جو زبان سے عبادت کرتے ہیں اللہ اللہ کرتے ہیں تلاوت کرتے ہیں وہ بھی نور بنتا ہے (لیکن) وہ زبان کے باہر۔ اندر نہیں جاتا ہے۔

اسی طرح کی تسبیح تمھارے اندر ہے۔ جس طرح یہ ٹک ٹک کرتی ہے اُسی طرح تمھارے اندر ٹک ٹک ہو رہی ہے۔ وہ جو ٹک ٹک اندر ہے اُس کے ساتھ اللہ اللہ ملاتے ہیں۔ جب اُس کے ساتھ اللہ اللہ ملتا ہے تو پھر وہ جو اللہ کا رگڑا لگتا ہے پھر وہ نور بنتا ہے تو وہ نور انگلیوں میں نہیں باہر نہیں بلکہ سیدھا اندر چلا جاتا ہے۔ خون سے پھر وہ نور نسوں میں چلا جاتا ہے۔ نسوں سے ہوتا ہوا وہ اُن روحوں میں چلا جاتا ہے۔ پھر وہ روحیں اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ پھر جب نس نس میں نور جاتا ہے۔ وہ جو نفس ہے وہ ناف میں ہے۔ وہ نور اُس کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے اُس کو باہر سے جو غذا آتی ہے وہ نور کی گرمی سے جل جاتی ہے۔ وہ جو نفس امارہ تھا اُس کی شکل کتے کی طرح تھی پھر نور سے اُس کی شکل بیل کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر وہ نور کی زیادتی سے اُس کی شکل بکرے کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر نور سے اُس کی شکل اُس انسان کی طرح ہو جاتی ہے۔ پھر وہ انسان نماز پڑھتا ہے ساتھ وہ بھی نماز پڑھتا ہے۔ وہ ذکر میں جھومتا ہے وہ بھی ساتھ ذکر کرتا ہے پھر اُس کو پکڑ کر حضور پاک ﷺ کی محفل میں لے جاتے ہیں۔ اُس وقت حضور پاک اور حاضرین عش عش کر اُٹھتے ہیں کہ آفرین ہے اس کے اوپر اور اس کے مُرشد کے اوپر۔ کتے کو پاک کیا، انسان بنایا اور محفل میں لے آیا۔ اُس وقت حضور پاک ﷺ اُس کو کوئی مرتبہ عطا کر دیتے ہیں۔

مجدد صاحب فرماتے ہیں کہ مبتدی کو چاہیے کہ وہ پہلے اللہ کا ذکر کرے پھر منتہی کو چاہیئے کہ وہ قرآن پڑھے۔ فرماتے ہیں قرآن اُن لوگوں کے قابل نہیں جن کے نفس کتے ہیں۔ جب نفس پاک ہو جائے تو پھر قرآن پڑھے پھر وہ قرآن اُس کے اندر اُترے گا۔ پھر ایک لمحہ فکر یہ سو سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

پھر قرآن فرماتا ہے ھدی المتقین کہ میں ہدائت کرتا ہوں پاکوں کو۔ جو وہ پاک ہوا تو قرآن اُس کے اندر اُترا۔ تو پھر اُس کے اندر جو کالے الفاظ درج تھے تو پھر وہ نور سے چمکنا شروع ہو گئے نا۔ تو پھر علامہ اقبال نے فرمایا:

قاری نظر آتا ھے حقیقت میں ھے قرآن .

جب وہ نفس اُس کا پاک ہو گیا تو وہ پاک ہو گیا۔ ایک ہی چیز ناپاک تھی وہ پاک ہو گئی وہ سارا ہی پاک ہو گیا۔ اگر وہ عام آدمی تھا تو قرآن سے اُس کو ہدائت حاصل ہو گئی۔ اگر وہ عالم بھی تھا تو پھر وہ نور علیٰ نور بن گیا نا۔ اُس کو عالم ربانی کہتے ہیں نا۔ اُسی نے پھر کافروں کو مسلمان بنایا نا۔ ایسے عالم کی توہین دین اسلام کی توہین ہے۔ اور ایسے عالموں کے لئے حضور

پاک نے فرمایا کہ میرے علام بنی اسرائیل کے نبیوں کی مانند ہونگے۔ اور جن لوگوں نے نفس پاک ہوئے بغیر قرآن سے ہدائت پانے کی کوشش کری وہ تو گمراہ ہوگئے اور بہتر فرقے بنا دئے۔ اُن کو علماءِ سوء کہتے ہیں۔ وہ کافروں کو مسلمان نہیں بنا سکتے وہ مسلمانوں کو کافر کہہ سکتے ہیں۔

عالم ربانی نے جہاں فتنہ ہوا مٹایا۔ یہ جو عالم سوء ہیں روزانہ ایک نیا فتنہ کھڑا کر دیتے ہیں۔ ان کے لئے حدیث ہے کہ جاہل عالم سے ڈرو اور بچو۔ اصحابہ نے پوچھا عالم بھی اور جاہل بھی۔ فرمایا کہ جس کی زبان عالم اور دِل سیاہ یعنی جاہل ہو۔ یہ عالموں کا مقام ہے۔ اس سے آگے پھر مومن کا مقام ہے۔ اب مومن کا مقام کیا ہے؟ جب اُس کے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی، اللہ کا نور اُس کے دِل میں اکٹھا ہو گیا۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ یہ جو ظاہر ہے یہ باطن کا عکس ہے۔ ظاہر میں بجلی کا نظام ہے باطن میں نور کا نظام ہے۔ یہاں موبائل فون پڑا ہے بجلی کی لہریں اُٹھتی ہیں امریکہ بات ہوتی ہے۔ اور اگر نور ہو تو نور کی لہریں اُٹھیں گی تو کہاں پہنچیں گی۔ تمھارے اندر اللہ تعالیٰ نے ایک ٹیلیفون بنا دیا ہے۔ یہ دِل ٹیلیفون ہے لیکن اس میں پاور نہیں نا۔ اس میں پاور نہیں ہے۔ اس میں جب نور کی پاور آتی ہے تو اس کا کنکشن عرشِ معلیٰ سے ہوتا ہے نا۔

جب حضور پاک ﷺ معراج پہ گئے تو اللہ پاک نے آپ کو تحفے کے طور پر یہ نمازیں دیں کہ اپنی امت کو یہ تحفہ دے دینا۔ وہ پانچ وقت مجھے یاد کریں گے میں اُن کو یاد کرونگا۔ اب وہ تحفے نیچے آ گئے۔ وہ نمازیں تحفے اللہ کے لئے۔ اب وہی تحفے کسی کی نماز صورت بن گئی اور کسی کی نماز حقیقت بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہی حضور پاک ﷺ کو فرمایا قل ھواللہ احد کہہ دیجئے اللہ ایک ہے آپ ﷺ نے آمین کہا۔ حضور پاک ﷺ لوگوں سے کہا کہہ دو اللہ ایک ہے۔ جنہوں نے آمین کہا مسلمان ہوئے۔ جنہوں نے نہیں مانا کافر، جنہوں نے حیل حجت کری منافق۔

اب مسلمان کس کو کہتے ہیں؟ کہہ دے اللہ ایک ہے۔ روز کہتا ہے، دھیرے دھیرے کہتا ہے گھڑی گھڑی کہتا ہے اللہ ایک ہے۔ یہی ایک نقطہ ہے۔ اک نقطے وچ گل مکدی اے۔ وہ اپنے دِل کو کہتا ہے کہہ دے اللہ ایک ہے۔ دِل آگے کہتا ہے گھر وچ آٹا ہی کوئی نئیں۔ پھر کہتا ہے اللہ الصمد دِل کہتا ہے بیوی بیمار ہے۔ لم یلد ولم یولد دِل کہتا ہے ڈیوٹی سے لیٹ ہو گیا ہے چل۔ وہاں بلھے شاہ نے فرمایا ہے:

دِل کھڈاوے منڈے کڑیاں تے کیتی اللہ نال وی چار سو بیسی ۔

کہ تو نے اللہ کے ساتھ بھی چار سو بیسی کری۔ کافروں کی زبان اقرار نہیں کرتی، منافقوں کے دِل تصدیق نہیں کرتے اور فاسقوں کے جسم عمل نہیں کرتے۔ بتاؤ تمھارا دِل تو منافق تھا۔ اس کو نماز صورت کہتے ہیں اور یہ نماز دکھاوا بھی ہے۔ دکھاوا کیسے ہے؟ بڑی دیر سے خشوع خضوع سے نماز پڑھ رہا ہے لوگ کہہ رہے ہیں بڑی دیر سے لگا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

نہیں، نہ اس کی داڑھی کو دیکھتا ہوں، نہ اس کے سجدے کو دیکھتا ہوں، میں اس کے قلب اور نیت کو دیکھتا ہوں۔ جس کو دُنیا دیکھتی ہے اُس میں وہ ہوشیار ہے جس کو اللہ دیکھتا ہے اُس میں وہ کاروبار ہے۔ یہ نماز صورت ہے ساری عمر پڑھتے رہو یہ نماز دکھاوا ہی ہے۔ اب وہ نماز حقیقت ہے۔

نماز حقیقت کیا ہے؟ مجدد (الف ثانی) صاحب فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کی نماز صورت ہے، خاصانِ خدا کی نماز حقیقت ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہر آدمی کو چاہئے کہ نماز حقیقت تلاش کرے۔ نمازِ حقیقت کیا ہے؟ اُس کے لئے سب سے پہلے اللہ اللہ سیکھنی ہوگی۔ یہ تمھارا پہلا رکن ہے۔ پہلا رکن کلمہ طیب۔ حدیث شریف، افضل ذکر کلمہ طیب۔ قرآن مجید، اُٹھتے بیٹھتے حتیٰ کہ کروٹیں لیتے ہوئے میرا ذکر کر۔ خرید و فروخت میں بھی اس سے غافل نہ رہ۔

یہ تمھارے قرآن کا پہلا لفظ بھی ہے۔ الف لام میم، تم نے کہا حروفِ مقطعات۔ کیوں؟ الف سے اللہ اللہ کر۔ اگر اس کی جلالت سے ڈرتا ہے تو لام سے لا الہ الا اللہ کر۔ اگر اس کی بھی توفیق نہیں ہے تو میم سے محمد الرسول اللہ ہی پڑھ اسی سے پا لے گا۔ اگر اس کی توفیق نہیں ہے تو پھر کتاب میں لگا رہ۔ کتاب پتہ نہیں تجھے ہدائت دے یا گمراہ کرے۔

جب تمھاری دھڑکنیں اللہ اللہ پکاریں گی، نس نس میں اللہ اللہ جائے گا، پھر تم کوشش کرو گے کام کاج کرتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے اس کو بولتے ہیں: دست کار میں دِل یار میں

پھر کوشش کرو گے اخبار رسالہ پڑھتا رہوں اللہ اللہ ہوتی رہے۔ کامیابی ہو جائیگی۔ پھر کوشش کرو گے نماز پڑھتا رہوں اور اللہ اللہ ہوتی رہے۔ اُس وقت زبان کہے گی کہہ دے اللہ ایک ہے دِل کہے گا اللہ اللہ . اللہ الصمد دِل کہے گا اللہ اللہ۔ اب زبان اقرار کر رہی ہے دِل تصدیق کر رہا ہے جسم عمل کر رہا ہے۔ زبان ذکر مفصل میں ہے، دِل ذکر مجمل میں ہے۔ زبان دلیل سے منوا رہی ہے کہ کہہ دے اللہ ایک ہے اور دِل بغیر دلیل کے مان رہا ہے کہ اللہ ہی اللہ۔ زبان کا تصرف، یہاں بولتے ہیں اور امریکہ والے سنتے ہیں۔ اور دِل کا تصرف، یہاں گونجتا ہے عرش معلیٰ والے سُنتے ہیں۔ وہ جو تمھارے اندر نور اکٹھا ہو گیا وہ اس تمھاری نماز کو عرشِ معلیٰ میں پہنچائے گا۔ پھر تم نماز پڑھو گے وہ بھی عرشِ معلیٰ میں تلاوت کرو گے وہ بھی عرشِ معلیٰ میں حتیٰ کہ تم بات کرو گے وہ بھی عرشِ معلیٰ میں۔ اب یہ مومن کا درجہ ہے۔ اس کے بعد پھر ولائت شروع ہو جاتی ہے۔

اب ولائت کیا ہے؟ جب ہر وقت اللہ اللہ ہوتی ہے، نس نس میں جاتی ہے تو تمھارے اندر جو روحیں ہیں وہ بھی اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ جب وہ اللہ اللہ کرنا شروع کر دیتی ہیں تو پھر یہی مسجد، یہی کعبہ، یہی گل وگلزار بن جاتا ہے۔ اُن کے لئے یہی پھر مسجد بن جاتی ہے، گل وگلزار رونق بن جاتی ہے۔ اللہ اللہ کے نور سے اُن کی پرورش ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ وہ اس جسم میں طاقتور ہو جاتی ہیں نور کی طاقت سے۔ تم نے خواب میں دیکھا ہوگا کہ دوسرے شہر میں گھومتے ہو۔ وہ تمھارے

اندر ایک مخلوق ہے، شیطانی مخلوق ہے، نفس ہے وہ شیطانوں میں گھومتا رہتا ہے۔ اب باقی مخلوقیں بھی جاگ اُٹھیں۔ اُن کی نورانی طاقت سے، تم نے سوچا حضور پاک ﷺ کیا کر رہے ہیں تو وہ اس سینے سے نکلیں اور حضور پاک کے قدموں میں۔ اُس وقت بلھے شاہ نے فرمایا ہے:

لوکی پنج ویلے عاشق ہر ویلے   لوکی مسیتی عاشق قدماں

جولوگ پانچ وقت نماز پڑھتے ہیں وہ بھی رب کی یاد ہے اُن کی انتہا مسجد ہے اور جولوگ اس کے ساتھ ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں وہ تو حضور پاک ﷺ کے قدموں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جب قدموں میں پہنچ گئے نوازے تو گئے۔

اس سے پہلے شریعتِ محمدی تھی۔ اب تم نے کسی نہ کسی جگہ ضرور پڑھا ہوگا کہ شریعت احمدی بھی ہے۔ کسی تصوف کی کتاب میں ضرور پڑھا ہوگا۔ اس دُنیا میں، ناسوت میں شریعت میں حضور پاک کا اسم مبارک محمد ﷺ ہے۔ یہاں ان دُنیا والوں کے لئے جو شریعت ہے اُس کو شریعت محمدی کہتے ہیں۔ اور وہاں جو بیت لمعمور میں وہاں حضور پاک کو احمد کہتے ہیں۔ وہاں بھی شریعت ہے وہاں بھی یہ روحیں نماز پڑھتی ہیں، باجماعت پڑھتی ہیں۔

جب تمھاری روحیں بھی طاقتور ہونگی تو پھر ان کو بھی شریعتِ احمدی مل جاتی ہے۔ پھر وہ وہاں جا کے نماز پڑھتی ہیں۔ یہاں تمھارا کعبہ ہے۔ اُن کا کعبہ بیت المعمور ہے۔ بیت المعمور اصل ہے یہ کعبہ نقل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور دکھایا کہ اس قسم کا کعبہ اس دُنیا میں بنا۔ یہاں تمھارا یہ نقلی جسم ہے وہاں تمھاری اصلی روحیں ہیں۔ ان کو موت ہے، ان جسموں کو۔ اُن کو موت نہیں ہے۔ اور وہ روحیں شریعتِ احمدی والی اُس وقت تک سر نہیں اُٹھاتیں جب تک اللہ اُن کو جواب نہ دے لبیک یا عبدی۔ اُن کو جواب ملتا ہے۔ وہ جو شریعت احمدی ہے۔ اُس کا قانون شریعتِ محمدی سے پہلے کا ہے۔ اور اُس کا ثبوت ہے کہ جب حضور پاک ﷺ شبِ معراج میں گئے شبِ معراج میں اوپر جانے سے پہلے جو آپ نے بیت المقدس میں نبیوں اور ولیوں کی ارواح کو نماز پڑھائی تو وہ کون سی نماز تھی۔ وہ تو پہلے کی نماز تھی نا پھر اوپر گئے تو وہ جو نماز ملی وہ کون سی تھی؟ وہ ان لوگوں کے لئے ملی وہ شریعتِ محمدی کہلائی نا۔

اس کے اوپر پھر مقام محمود ہے اُس کے اوپر حضور پاک کو محمود کہتے ہیں۔ مقام محمود میں جب اوپر جاتے ہیں تو اُس کی منزل پوری ہو جاتی ہے۔ پھر بندہ اور اللہ ایک دوسرے سے بے پردہ ہو جاتے ہیں۔ آمنے سامنے ہو جاتے ہیں۔ وہاں اُس کی منزل پوری ہو جاتی ہے۔ جب غوث پاکؓ پہنچے تو اُنھوں نے فرمایا کہ اس منزل پہ پہنچ کر بھی کسی نے عبادت کری تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا۔ غوث پاک نے فرمایا کہ مقام محمود پہ کے رب کے سامنے جا کے بھی کسی نے نماز پڑھی تو اُس نے کفرانِ نعمت کیا۔ اسی بات کے اوپر غوث پاک پہ کفر کے فتوے لگے تھے۔ لوگ کہتے تھے کہ نماز حضور پاک ﷺ کو

معاف نہیں ہے تو ولیوں کو کیسے معاف کیسے ہوگئی یہی کہتے ہیں نا؟ بھئی حضور پاک ﷺ کو نماز کی کیا ضرورت تھی؟ آپ تو نمازوں سے پہلے بھی نبی تھے۔آپ تو کہتے ہیں کہ میں اُس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کو بنایا ہی نہیں گیا تھا۔آپ نے نماز پڑھی امت کے لئے پڑھی۔اگر آپ نماز نہ پڑھتے، فرض کیا منگل کو ہی نہ پڑھتے تو امت اس کو سنت بنالیتی نا۔آپ نے سخت بیماری کی حالت میں نمازیں پڑھیں۔وہ اس وجہ سے پڑھیں کہ کل امتیوں کو نزلہ زکام ہوگا تو یہ کہیں گے ہم بھی بیمار ہیں۔یہ بھی نماز چھوڑ دیں گے۔آپ حج کو گئے۔آپ کو کعبے جانے کی ضرورت نہیں تھی۔جب کعبہ رابعہ بصریؒ کے پاس آسکتا ہے تو آپ ﷺ کے پاس نہیں آسکتا تھا۔آپ کعبے کا کعبہ تھے۔لیکن اگر آپ کعبے کو نہ جاتے تو آج جو لوگ کہتے ہیں ہم حضور پاک جیسے ہیں وہ کیسے کعبے کو جاتے۔وہ کہتے خود تو گئے ہی نہیں ہم کو کہہ کہ چلے گئے۔

جب اس مقام پہ کوئی پہنچ جاتا ہے، ظاہری جسم سے حضور پاک ﷺ پہنچے، اور یہ جو اندر کی مخلوقیں ہیں اس سے ولی وہاں پہنچتے ہیں۔جب وہاں پہنچتے ہیں تو ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔بڑے دور سے آیا، بڑی محنت کر کے آیا، بڑی جان کی بازی لگا کے پہنچا نا۔پھر اللہ تعالیٰ اُس کو بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔پھر اللہ فرماتا ہے میں تجھے دیکھ لوں تو مجھے دیکھ لے۔ ایک دوسرے کو پیار سے دیکھتے ہیں۔پھر وہ اللہ کا نقشہ اُس کی آنکھوں میں آجاتا ہے اور آنکھوں سے اُس کے دِل میں جاتا ہے۔جب دِل میں چلا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اب تو نیچے چلا جا اب جو تجھے دیکھ لے وہ مجھے دیکھ لے۔اس کو کہتے ہیں کامل مُرشد۔اس کے لئے سخی سلطان باہوؒ نے فرمایا: مرشد دا دیدار اے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ھو۔اور ایسے ہی کاملین کے لئے حضرت ابوذر غفاری کی حدیث ہے کہ یومِ محشر میں یہ بھی چمک رہے ہونگے۔لوگ پوچھیں گے یہ کون سا نبی ہے؟ آواز آئیگی نبی نہیں ولی تھا۔جا کے پہچان جائیں گے۔ایک کہے گا یا اللہ میں نے اس کو وضو کرایا تھا، (اللہ کہے گا) چلو بخش دو۔دوسرا کہے گا میں نے اس کو کھانا کھلایا تھا، چلو بخش دو۔اور تیسرا کہے گا میں نے اس کو کپڑا پہنایا تھا، چلو اس کو بھی بخش دو۔اور کچھ کہیں گے اے اللہ ہم تو تھے ہی اسی کے۔پھر اللہ کہے گا پھر جدھر یہ جاتا ہے تم بھی اُدھر چلے جاؤ۔

اب جو بیعت ہوتی ہے، بیعت ولی کی ہوتی ہے۔اب ہمارے زمانے میں رسم کا رواج ہے۔لوگ دُنیا کے لئے بیعت ہوتے ہیں۔سخی سلطان باہوؒ فرماتے ہیں: اگر دُنیا کے لئے کوئی بیعت ہو یا کوئی بیعت کرے، دونوں حرام ہیں۔ بیعت اللہ کے لئے ہوتی ہے اور اللہ کے ولی سے ہوتی ہے۔اب ہمارے ہاں عام رواج ہے، دادا ولی تھا نا اب آگے اولاد تو ولی نہیں ہے۔وہ رسم چلتی آرہی ہے صدیاں ہوگئیں ہیں وہ رسم چل رہی ہے۔وہ بیعت ہونے والے بھی خالی اور بیعت

کرنے والے بھی خالی۔ دونوں خالی ہیں نا۔ بیعت صرف ولی کی ہوتی ہے۔ اگر ولی نہیں ہے تو بیعت کرتا ہے۔ یہ سلسلہ کیسے خراب ہوا؟ وہ گدی نشین، سجادہ نشین نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ اب نہ اس کو پتہ نہ بیعت ہونے والے کو پتہ۔ پھر ہمارے عالموں نے دیکھا کہ یہ جو گدی نشین ہے اندر سے تو خالی ہیں ان کے پاس تو علم بھی نہیں ہے اگر یہ بیعت کر سکتے ہیں تو ہم بیعت نہیں کر سکتے؟ ہمارے پاس تو علم ہے۔ اُنہوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ پھر ہمارے مفتیوں نے دیکھا کہ جو عالم ہیں ہمارے شاگرد ہیں یہ بیعت کر سکتے ہیں تو ہم بیعت نہیں کر سکتے؟ پھر اُنہوں نے بیعت کرنا شروع کر دی۔ تعویز لکھنے والوں نے دیکھا کہ ہمارے ذریعے تو لوگوں کو فیض ہو رہا ہے تو اگر یہ لوگ بیعت کر سکتے ہیں تو ہم بیعت نہیں کر سکتے؟ پھر اُنہوں نے بھی بیعت کرنا شروع کر دی۔ اس طریقے سے یہ سلسلہ خراب ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ سارے جانتے ہیں۔ اٹھانوے صفاتی ہیں اک ذاتی ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی صفاتی اسماء والے مل کر بھی اسم ذات والے کو نہیں پہنچ سکے۔ یہ اگر اسم ذات ملا تو حضور پاک ﷺ کو ملا۔ حضور پاک ﷺ کے طفیل اس امت کو ملا۔ باقی نبی صفاتی اسماء کا ذکر کرتے: موسیٰ علیہ السلام یا رحمٰن کا، عیسیٰ علیہ السلام یا قدوس کا، سلیمان علیہ السلام یا وہاب کا، داؤد علیہ السلام یا ودود کا اور باقی نبی اپنے اولولعزم مُرسل کا کلمہ پڑھتے۔ ایک دِن موسیٰؑ نے کہا اے اللہ دیدار دے۔ جواب آیا (تمھارے اندر) تاب نہیں ہے۔ کہنے لگے کسی میں تاب ہو گی؟ جواب آیا ایک میرا حبیب اور اُس کی امت۔ موسیٰؑ کو جلال آ گیا کہ میں نبی ہو کے امتی کے برابر نہیں۔ جلوہ دے، دیکھی جائیگی۔ جلوہ پڑا موسیٰؑ بے ہوش ہو گئے۔ کیا وجہ ہے کہ موسیٰؑ اس دُنیا میں کوہِ طور پر بے ہوش ہوئے اور حضور پاک ﷺ سامنے جا کے مسکرا رہے ہیں۔ موسیٰؑ کے جسم میں یا رحمٰن کا صفاتی نور تھا وہ ذات کی تاب نہ لا سکے حضور پاک ﷺ کے جسم مبارک میں اسم ذات کا ذاتی نور تھا ذات ذات کے سامنے مسکرائے۔ اور حضور پاک ﷺ کے طفیل وہ اسم اس امت کو ملا تب اس کو فضیلت ہو گئی۔ وہ نبی دیدار کو ترستے رہے اور یہ ولی کہتے ہیں ہم دیدار کرتے ہیں۔ اب کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ دیدار خواب میں ہوتا ہوگا۔ خواب میں ہوتا ہے۔ جن کو لطیفہ انا کے ذریعے دیدار ہوتا ہے واقعی خواب میں ہوتا ہے کچھ ولی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ جُسہ توفیق الٰہی دیتا ہے اُن کو مراقبے اور کشف کی حالت میں دیدار ہوتا ہے۔ کچھ ولی ایسے ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ طفلِ نوری دیتا ہے اُن کو ہوش و حواس میں، اُن کو........ ہوش و حواس میں دیدار ہوتا ہے۔ سخی سلطان باہوؒ فرماتے ہیں، یہ اُن لوگوں میں سے ہیں، کہتے ہیں ہم جب چاہیں اللہ کو دیکھ لیں۔ کہتے ہیں جب ہم بولتے ہیں مخلوق سمجھتی ہے ہم سے بات کرنے لگا ہے فرشتے کہتے ہیں ہم سے بات کرنے لگا ہے اور اللہ کہتا ہے مجھ سے بات کرنے لگا ہے۔ ایک دِن عیسیٰ علیہ السلام بول اُٹھے: اے اللہ مجھے بڑا ہی شوق ہے تجھے دیکھنے کا۔ اللہ نے فرمایا تو نے موسیٰ کا حال نہیں دیکھا؟ حال دیکھا ہوا

تھا۔ پریشان ہو گئے۔ فرمایا پھر تیرا دیدار کیسے ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے میرے حبیب کا امتی بننا پڑے گا۔ اب مہدی علیہ السلام آئینگے۔عیسیٰؑ اُن سے بیعت ہونگے پھر اُن میں اسم ذات کا نور آئیگا پھر اُن کو اللہ کا دیدار ہوگا۔

وہ جس کے لئے بنی اسرائیل کے نبی ترستے رہے وہ چیز تم کو حاصل ہوئی جس سے تم ڈرتے ہو۔اب، کتنے مذہب ہیں؟ کوئی پتہ ہے اللہ کا مذہب کیا ہے؟ کسی کو نہیں پتہ نا، وہ کس مذہب کے ساتھ ہے؟ توریت میں کچھ اور مذہب ہے، زبور والوں کے لئے کچھ اور مذہب ہے، اور انجیل والوں کے لئے کچھ اور مذہب، اور قرآن کا کچھ اور مذہب۔اُس کا اپنا مذہب کیا ہے؟ یہی ایک نقطہ ہے نا؟ یہی ایک نقطہ ہے۔اکبر بادشاہ نے کسی کتاب میں سُن لیا تھا کہ دین الٰہی آئیگا۔وہ دین الٰہی کو سمجھ نہیں سکا، اُس نے دین اکبری بنا دیا۔اب دینِ الٰہی کیا ہے؟ دین الٰہی کو ہر مذہب تسلیم کرتا ہے۔دین الٰہی میں چہ مسلم چہ کافر چہ زندہ چہ مُردہ۔اللہ کا دین عشق ہے۔اور کوئی بھی جب اُس کے دین میں چلا جاتا ہے تو پھر اگر وہ کافر بھی ہے تو علامہ اقبال فرماتے ہیں:

اگر ہو عشق تو کافری بھی ہے مسلمانی

اب وہ عشق کیسے آتا ہے۔لوگ کہتے ہیں جب تک عشق، محبت نہیں ایمان مکمل نہیں۔دوائی کا پتہ بتاتے ہیں دوائی دیتے تو نہیں ہیں نا۔اب وہ عشق کیسے آتا ہے۔جب ہر وقت اللہ اللہ دِل میں اللہ اللہ شروع ہو جاتی ہے، یہ دِل کی دھڑکنیں اللہ اللہ پکارنا شروع کر دیتی ہیں، کوئی بھی چیز دِل میں بس جائے اُس سے محبت ہو جاتی ہے نا۔جب اللہ دِل میں آ گیا تو اللہ سے محبت ہو گئی نا۔محبت کی نہیں جاتی محبت ہو جاتی ہے۔یہ جو ہم کہتے ہیں ہم کو محبت ہے وہ مکار ہیں۔محبت کا تعلق زبان سے نہیں، محبت کا تعلق دِل سے ہے۔جب اُس کے دِل میں اللہ کی محبت پیدا ہو جاتی ہے تو اللہ کسی کا احسان لیتا نہیں ہے۔اُس کے لئے ایک روپیہ خرچ کرو دس روپے لوٹاتا ہے۔ایک نیکی کرو دس نیکیوں کا ثواب دیتا ہے۔تھوڑی سی محبت کرو دس گنا زیادہ محبت کرتا ہے۔اور جس سے اللہ محبت کرتا ہے اُس ایک دِن وہ دیکھتا ہے۔سرسری نظر سے نہیں دیکھتا ہے بڑے پیار سے دیکھتا ہے۔اور جس دِن اللہ نے اُس کو بڑے پیار سے دیکھ لیا پھر محبت گئی اور عشق آ گیا۔پھر میں تیرا اور تو میرا۔ اب جو اللہ اللہ ہے یہ اندر آتا کیسے ہے۔؟ اندر آئے تو بات بنے۔اس کے طریقے ہیں۔جو بھی اگر شوقین ہو اللہ کو اندر لانے کا۔اللہ تو کہتا ہے طالب بیا، بیا، بیا۔جلدی آ جلدی آ۔لیکن تیرے پاس طریقہ ہونا۔اس کے لئے روزانہ چھیاسٹھ مرتبہ کاغذ کے اوپر اللہ لکھتے ہیں۔فجر کی نماز کے بعد بہت اچھا وقت ہے لیکن اگر وہ وقت میسر نہ آئے تو کسی بھی وقت کئی بار اللہ لکھو، لیکن جب لکھو چھیاسٹھ مرتبہ لکھو۔یہ ایک عمل بن جائیگا۔آپ تھوڑے دِن لکھیں گے ایک وقت ایسا آئے گا جو کاغذ پہ لکھیں گے وہ آپ کی آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائیگا۔جب آنکھوں میں تیرنا شروع ہو جائے پھر لکھنا بند کر دیں۔آنکھوں سے توجہ سے اُس کو دِل

کے اوپر اُتارنے کی کوشش کریں۔ اور ایک وقت آئیگا کہ جو کاغذ پہ لکھتے تھے وہ دِل کے اوپر لکھا نظر آئے گا۔ یہ پولیس کی مہر لگی پولیس والا، اللہ لکھا گیا اللہ والا۔ اُس وقت تمھارے دِل کی دھڑکن تیز ہو جائیگی ٹک ٹک ٹک ٹک۔ اب اُس کے ساتھ اللہ ھو ملانے کی کوشش کریں۔ ایک دھڑکن کے ساتھ اللہ، ایک کے ساتھ ھو۔ وہ کالا سا درج ہوگا۔ پھر جو اللہ ھو کا رگڑا لگے گا وہ سفید ہونا شروع ہو جائیگا۔ اور ایک دِن ایسا آئیگا کہ وہ بالکل سورج کی طرح اس سینے میں چمک رہا ہوگا۔ جب وہ سورج کی طرح چمک اُٹھے اب بے خوف اور بے خطر ہو جا۔ اب قبر میں بھی چلا جا تو بڑی شان وشوکت سے جا۔ منکر نکیر آئیں گے سب سے پہلے پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے؟ ڈر نہیں اُن سے، خاموش رہ، اُن کو ستا۔ وہ دوبارہ پوچھیں گے بتا تیرا رب کون ہے، خاموش۔ وہ پھر پوچھیں گے گونگا تو نہیں ہے بتا تیرا رب کون ہے؟ کفن پیچھے ہٹا، یہ دکھا لفظ اللہ لکھا ہوا ہے۔ اُن کو جرأت نہیں پڑے گی تم سے دوسرا سوال کریں۔ (کہیں گے) اے بندہ خدا! آرام سے سو جا۔ تو جان اور تیرا رب جانے، ہمیں تو شرم آتی ہے تجھ سے کیا سوال پوچھیں۔ رات کو سونے لگیں اس (شہادت کی) انگلی کو قلم خیال کریں، تصور سے دِل کے اوپر اللہ لکھتے لکھتے سو جائیں، اسی میں نیند آجائے۔ اس دُنیا میں آدھی رات کے وقت خاص فرشتے آتے ہیں۔ کراماً کاتبین سے ہر آدمی کے بارے میں پوچھتے ہیں، بتاؤ اس کا آخری عمل کیا تھا جب یہ سونے لگا تھا صبح پتہ نہیں اس کی جان ہے یا نہیں۔ یہ نماز پڑھ کے سویا تھا عشاء کی دعا دیتے ہیں، اللہ اس کو خوش رکھے۔ اور یہ آئت الکرسی پڑھ کے سویا تھا، آئت الکرسی کی لاج رکھنا اور اس کی حفاظت کرنا۔ اور یہ درود شریف پڑھ کے سویا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو بھی خوش رکھے۔ اور یہ اللہ ھو پڑھتے پڑھتے اُسی کی مستی میں سو گیا تھا، پھر فرشتے کہتے ہیں خاموش، آہستہ بات کرو شاید اُسکی یاد میں آنکھ لگ گئی ہو۔ اور ہو سکتا ہے ساری رات تمھاری اللہ تعالیٰ عبادت میں شامل کر دے۔ کیونکہ جو سوتے وقت نیت ہوتی ہے خواب میں بھی وہی کچھ ہوتا ہے اللہ ھو پڑھتے پڑھتے سو گئے اور خواب میں بھی اللہ ھو کرتے رہے۔ صبح اُٹھیں وضو ہے یا نہیں ہے، پرواہ نہیں، دِل کا وضو پانی سے نہیں ہوتا۔ ذکر خفی کرتے رہیں۔ ذکر خفی کوئی منزل نہیں ہے۔ جب دِل کی دھڑکنوں سے اللہ اللہ شروع ہو جائے تو وہ ذکرِ قلبی ہے نا۔ جس دن تمھارے دِل کی دھڑکنیں اللہ اللہ پکاریں، آج تمھارا طریقت میں پہلا قدم ہے، آج تمھاری منزل جاری ہوگئی۔ جب دِل کی دھڑکنوں نے اللہ اللہ پکارا، یہ طریقت ہے۔ اللہ اللہ کرتے کرتے جب اللہ تک پہنچ جاتا ہے تو یہ حقیقت ہے نا۔ حقیقت کا تعلق ان نظروں سے ہے۔ ہمارے علماء کہتے ہیں۔ وہ علماء ربانی نہیں کہتے وہ خوش ہیں۔ عالمِ سوء کہتے ہیں کہ سب کچھ شریعت میں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ سب کچھ شریعت میں ہے۔ اب طریقت کو بھی شریعت میں، حقیقت کو بھی شریعت میں، اللہ کے دیدار کو بھی۔ ہم ناروے میں گئے تو وہاں تختی لگی ہوئی ہے کہ اس کے آگے دُنیا نہیں ہے۔ اگر کوئی دُنیا کا مہم جو ہے تو وہاں جا کے ساکن ہو جائے گا نا۔ جب تم نے کہا کہ سب کچھ شریعت ہے تو کوئی اللہ کا

طالب ہوگا تو وہ شریعت میں ہی پھنس جائے گا نا۔ کیوں نہیں کہا کہ آگے طریقت بھی ہے، حقیقت بھی ہے، معرفت بھی ہے، دیدار بھی ہے۔ سخی سلطان باہوؒ نے اپنی کتاب نورالہدیٰ میں لکھا کہ یہ علماء اللہ کے راستے میں راہزن ہیں۔ ہم سوچتے تھے یہ کیا لکھ دیا؟ یہ تو ہم کو نمازیں پڑھاتے ہیں قرآن بھی انہوں نے پڑھایا تو سلطان صاحب کہتے ہیں یہ راہزن ہیں۔ یہ ایک ہی بات پہ پکڑے گئے، انہوں نے کہا سب کچھ شریعت میں ہے یہ اسی بات پہ پکڑے گئے۔ اب جو اللہ کا طالب تھا اُس نے کہا کہ شریعت تو میں نے پوری کر لی اللہ تو مجھے نہیں ملا۔ اُنہوں (علماء) نے کہا تو ایسا کر سیاست میں چلا آ حضور پاک ﷺ نے بھی سیاست کری تھی۔ اُس کو سیاست میں لے آئے۔ صبح کہنے لگے کہ عورت حکمرانی نہیں کر سکتی، شام کو کہنے لگے عورت حکمرانی کر سکتی ہے۔ لوگوں نے پوچھا مولوی صاحب یہ آپ نے کیا کہہ دیا۔ کہنے لگے یہی تو سیاست ہے۔ اب وہ سیاست میں بھی پانچ چھ سال اُس کے ساتھ لگے رہے ملا تو کچھ بھی نہیں۔ کہا مولوی صاحب اللہ تو نہیں ملا، اب کیا کریں؟ کہا، اب جہاد کر۔ پوچھا، وہ کیسے کریں۔ کہا وہ یارسول اللہ نہیں کہتے تو اُس کو مار وہ تجھے ماریں گے، یہ جہاد ہو گیا۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا نا۔ اگر سیٹ ملی تو مولوی صاحب کو ملی نا، یہ جو پانچ چھ سال تک اُن کے ساتھ لگے رہے اُن کو کیا ملا؟ اگر یہ پانچ چھ سال اللہ اللہ میں گزارتے، میٹرک پاس نہیں کرتے، الف بے اللہ اللہ ہی سیکھ لیتے، تو اللہ اللہ کا ثواب تو مل جاتا نا۔

اب کچھ لوگ جن کی دِل کی دھڑکنیں ہیں وہ تو اس کے ساتھ اللہ اللہ ملا لیں گے۔ تو جن کی دھڑکنیں خاموش ہو گئیں وہ کیا کریں؟ ان کے لئے کچھ طریقے ہیں جو ظاہر میں معیوب ہیں لیکن وہ بڑے بہترین طریقے ہیں۔ امیر کلالؒ کے پاس لوگ جاتے، فیض کے لئے جاتے، وہ کہتے چلو کبڈی کھیلو۔ لوگ کہتے ہم تو فیض کے لئے آئے۔ بولتے فیض کبڈی میں ہے۔ اُن کو خوب کھلاتے، جب دِل کی دھڑکنیں اُبھرتیں تو کہتے اب کبڈی کو چھوڑو اب ان دھڑکنوں کے ساتھ اللہ اللہ ملاؤ۔ لال شہباز قلندرؒ کے پاس لوگ جاتے تو کہتے چلو ناچیں وہ کہتے ہم تو فیض کے لئے آئے ہیں۔ کہتے ہمارا فیض ناچنے میں ہے۔ وہ ناچ آج تک مشہور ہے جس کو دھمال بولتے ہیں۔ وہ لوگ ناچتے خوب ناچتے، ہم نے خود دیکھا ہے اُس وقت اللہ ھو سے ناچتے اب دمادم مست قلندر سے ناچتے ہیں۔ وہاں دیکھا ہے کہ کچھ لوگ دمادم مست قلندر سے ناچ رہے ہیں۔ اُس میں دو آدمی بے ہوش ہو گئے ناچتے ناچتے۔ ایک کو میں پانی پلانے کے لئے گیا دوسرے کو لوگ پانی پلانے لگ گئے۔ پانی پلا رہا تھا زبان بند تھی، دانت کسے ہوئے تھے اندر سے آواز آ رہی تھی دمادم مست قلندر دمادم مست قلندر۔ سوچا کہ اس وقت دمادم مست قلندر قلبوں سے آواز آ رہی ہے اُس وقت تو اللہ ھو سے ناچتے تھے اُس وقت ان کے قلبوں سے اللہ ھو کی آواز آتی ہو گی نا۔ اب ایک اور آسان طریقہ ہے اُس میں نا کبڈی کھیلنی پڑتی ہے نہ ناچنا پڑتا ہے۔ یہ اللہ ھو کی ضربیں لگائیں (قلب پر)۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ جب اللہ ھو کی ضربیں لگائیں گے تو وہی پوزیشن پیدا ہو جائیگی جو کبڈی سے ہوتی

ہے۔ دِل کی دھڑکنیں اُبھریں گی اُن دھڑکنوں کے ساتھ اللہ ھو ملائیں۔ جب وہ رگڑا لگے گا، گرمی بھی آئے گی، گرمی لگے درود شریف پڑھیں وہ اس کو ٹھنڈا کر دے گی۔ پھر اللہ ھو کا ذکر کریں پھر گرمی لگے پھر درود شریف پڑھیں پھر وہ اُس کو ٹھنڈا کر دے گی۔

اب اس کی اجازت بھی ہوتی ہے۔کوئی بھی عمل جو فرائض کے علاوہ ہے اُسکی اجازت ضروری ہے۔اجازت کیا ہوتی ہے؟ آپ یہاں تہجد پڑھتے رہیں، کام تو بڑا اچھا کر رہے ہیں،لیکن شیطان ایک کونے میں کھڑا ہنستا رہتا ہے، تو تھکتا رہ تیرا دِل تو میرے ہاتھ میں ہے۔ جب جی چاہے گا اس کو موڑ لوں گا۔ اور تمھیں ایک دِن شکائت ہو گی کہ میں بڑا تہجد گزار تھا، مجھے پتہ نہیں کیا ہو گیا اب فرض نماز نہیں پڑھ سکتا۔شیطان نے دِل موڑ دیا نا۔ جب کوئی شخص اس دِل میں اللہ کو بسانے کی کوشش کرتا ہے، شیطان کے پاس جنات کی ہندو فوج ہے وہ اُس کو حکم دیتا ہے جاؤ اس کو برباد کر تباہ کر کچھ بھی کر یہ اللہ اس کے اندر نہ جائے ورنہ یہ ساری عمر کے لئے ہمارے ہاتھوں سے گیا۔کوئی لوگ ہیں جو اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دِلوں پہ اللہ نقش ہو جاتا ہے۔قرآن مجید فرماتا ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے دِلوں پہ ایمان لکھا دیا۔اللہ نقش ہو گیا وہ ایمان ہو گیا۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر وقت اللہ اللہ کرتے ہیں اُن کے دِلوں پہ مدینہ شریف بس جاتا ہے کیونکہ وہ خدا بھی نہیں اور جُدا بھی نہیں۔ جب مدینہ شریف بس جاتا ہے تو پھر وہ کہیں بھی ہے مدینے میں ہے۔اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو ہر وقت اللہ اللہ کرتے رہتے ہیں اُن کے دِلوں پہ خانہ کعبہ آجاتا ہے۔ایک دفعہ مجدد (الف ثانی) صاحب نے دیکھا کہ باطنی مخلوق جن فرشتے اُن کو سجدہ کر رہے ہیں۔ بڑے پریشان ہوئے کہ یہ سجدہ انسان کو جائز ہی نہیں، سجدہ کیوں کر رہے ہیں، کہیں استدراج تو نہیں ہو گیا۔آواز آئی گھبراؤ مت، یہ تمھیں سجدہ نہیں کر رہے ہیں وہ جو تمھارے اندر خانہ کعبہ بس گیا ہے یہ اُس کو سجدہ کر رہے ہیں۔ جب رابعہ بصریؒ کے دِل پہ وہ خانہ کعبہ آیا تو اِس کعبے کو حکم ہوا کہ جا اور جا کے اُس کا طواف کر۔ تجھے ابراہیم علیہ السلام نے گارے مٹی کا بنایا اور اس کو میں نے اپنے نور سے بنایا۔اب کچھ لوگ کہتے ہیں وہ کعبہ مثالی ہوگا۔مثالی کا مطلب کہ اُس کی طرح کا ہو گیا۔اگر وہ کعبہ مثالی تھا تو پھر تخت بلقیس بھی مثالی ہوگا۔اگر تخت بلقیس حقیقی تھا تو پھر کعبہ بھی حقیقی آیا۔آدھی رات کا وقت ہے حضرت ابراہیم بن ادھمؒ جاتے ہیں کعبہ کو دیکھتے ہیں کعبہ ہی نہیں ہے لوگ سو رہے ہیں۔کعبہ نہیں ہے۔ سوچتے ہیں پتہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اُٹھا لیا قیامت آنے والی ہے۔آواز آئی گھبراؤ مت، وہ ایک بڑھیا کا طواف کرنے گیا ہوا ہے شمال کی طرف جاؤ۔ جب وہ شمال کی طرف جاتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ رابعہ بصریؒ بیٹھی ہوئی ہیں اور کعبہ اُن کا طواف کر رہا ہے۔اب کعبہ دِل میں بس گیا، مگر منزل اس سے بھی آگے ہے حضرتِ انسان کی۔کعبہ بس گیا تو آدھی قلندر ہوئی نا، پوری ولیہ پھر بھی نہیں ہوئیں۔ پوری قلندر تو نہیں بنی نا۔ جو رب سے بات کرلے وہ آدھا ولی ہوتا ہے نا۔ جبل الورید کا مقام اس سے

آ گے ہے۔ وہ جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اس کی شاہ رگ سے نزدیک ہوں۔ اللہ کا نقشہ جس کے دِل میں آتا ہے وہ حبل الورید ہے نا۔ اُسی کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اُس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے۔ جس نے اُس کو کھانا کھلایا گویا مجھے کھانا کھلایا۔ جس نے اُس کو کپڑا پہنایا گویا مجھے پہنایا۔ شیطان کو پتہ ہے کہ حضرت انسان ان مراتب میں سے کسی ایک میں پہنچ سکتا ہے اگر اس کے دِل میں اللہ اُتر گیا تو۔ وہ جنات کو حکم دیتا ہے کہ جاؤ اس کو برباد کرو کچھ بھی کرو اللہ اس کے اندر نہ جائے۔ تمھارے پاس تو ایک جن بھی نہیں ہے کہ اُس کا مقابلہ کرو۔ وہ آئیں گے تمھیں ستائیں گے۔ باز نہ آئے تو وہ پاگل بھی کر کے جا سکتے ہیں۔ تبھی لوگ کہتے ہیں کہ اللہ ھو سے پاگل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں سے اس کی اجازت ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ اُن کو بھی ایک رحمانی فوج دیتا ہے نا۔ وہ شیطانی فوج تم پہ ٹوٹ پڑی، وہ رحمانی فوج شیطانوں پہ ٹوٹ پڑی۔ وہ رحمانی فوج اُس وقت تک تمھارا ساتھ دے گی جب تک تمھارے اندر رحمٰن جاگ نہیں اُٹھتا۔ پھر بندہ نہیں رہے بندہ نواز بن گئے۔ غریب نہیں رہے غریب نواز بن گئے۔ پھر وہ غریب نہیں رہتا ہے غریب نواز بن جاتا ہے۔

اب ہم تمہیں نہ ہی بیعت کرنے آئے ہیں نہ ہی نذرانہ لینے آئے ہیں۔ ہم یورپ میں گئے کچھ علماء نے ہم کو گھیر لیا کہ تو ادھر تبلیغ کے لئے آیا ہے ہم تھوڑے ہیں تبلیغ کے لئے؟ کیا تجھے کچھ پیسے چاہئیں؟ ہم نے کہا نہیں۔ سیاست کرنے آیا ہے؟ ہم نے کہا نہیں۔ بیعت کرنے آیا ہے؟ کہا نہیں۔ کیوں آیا تمھارا دماغ خراب ہے؟ کہا نہیں۔ تو پھر کیوں آیا، تو مقصد بتا؟ ہم نے کہا اللہ رسول کا حکم ہے۔ کہنے لگے تو ہم کو اللہ رسول کا حکم دکھا۔ ہم نے کہا ہم دکھانے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے لئے پانچ سات دن چاہئیں نا۔ میں تمھیں ذکر دیتا ہوں، اگر تمھارے اندر اللہ اللہ شروع ہو جائے تو پھر اللہ رسول کا حکم ہی تھا نا۔ اب ہمیں مقصد نہیں کہ تمھارا کوئی مُرشد ہے یا نہیں، ہمیں اس سے کوئی مقصد نہیں ہے۔ ہمیں مقصد ہے کہ تمھارے اندر اللہ اللہ شروع ہو جائے۔ کہیں سے بیعت ہو یا نہیں، جو مُرشد والے ہیں یا بغیر مُرشد ہیں، ضروری ہے نا کہ پہلے اُن کے پاس کسوٹی ہو نا پرکھنے کی؟ ہر آدمی اپنے مُرشد کو غوث قطب ہی سمجھتا ہے نا؟ جبکہ اس دُنیا میں ایک غوث ہوتا ہے اور تین قطب ہوتے ہیں۔ جس طرف جاؤ پتہ نہیں کتنے غوث، کتنے قطب زمان اور کتنے ابدال ہوتے ہیں، اب پتہ نہیں کس کا مُرشد کامل ہے۔ کسی ایک کا کامل ہوگا نا؟ اُس کے پاس پہچان کیا ہے؟ اگر تو اُس کا مُرشد کامل ہے، واقعی کامل ہے تو پھر آپے لاہسی سارا ھو۔ لیکن کامل ہو تب نا؟ اب اُس کو یقین تو ہونا چاہیئے، پرکھ تو ہونی چاہیئے کہ مُرشد کامل ہے یا نہیں۔ اگر تمھیں ہیرے کی تلاش ہے تو سب سے پہلے تمھیں جوہری بننا پڑے گا پھر تم ہیرے کی تلاش میں نکلو نا۔ جب تمھارے اندر یہ اللہ اللہ شروع ہو جائیگا، دِل کی دھڑکنیں اللہ اللہ پکاریں گی تو پھر یہ نزدیک ہیں داتا صاحب وہاں چلے جانا

نا! وہاں بھی اللہ تو یہاں (سینے کی طرف اشارہ فرمایا) بھی اللہ ہے نا! رقت پیدا ہو جائیگی، ٹکرائیں گے نا آپس میں اللہ اللہ ۔تیزی آ جائیگی نا۔حدیث شریف میں ہے ولی کی پہچان، جس کی محفل میں اللہ اللہ شروع ہو جائے۔ اب اللہ اللہ تھا نا وہاں داتا صاحب جا کے اور تیز ہو گیا نا۔سمجھ جاؤ گے کہ ولی اللہ ہے۔پھر آگے بابا فرید کے پاس چلے جانا تو وہاں بھی اللہ تو یہاں بھی اللہ۔رقت پیدا ہو جائیگی، تیز ہو جائیگا نا۔ثبوت ہو گیا نا؟ پھر اپنے مُرشد کے پاس چلے جانا۔اگر اُس کے پاس جانے سے جو بات داتا صاحب پہ ہوئی تھی، بابا فرید پہ ہوئی تھی، وہ بات ہوتی ہے تو پھر تمھارا مُرشد کامل ہی ہے۔پھر اب پکا یقین ہو گیا، پھر اُس کا دامن نہیں چھوڑنا۔اب جان جاتی ہے تو جانے دے، جان کو تو ویسے بھی جانا ہے نا، اُس کا دامن نہیں چھوڑنا۔اب بار بار اُس کے پاس جاتا ہے کچھ بھی نہیں ہوتا ہے،اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر وہ کچھ بھی نہیں ہے نا۔وہ تیری زندگی برباد کر رہا ہے نا؟ وہ تیرے اندر کو خراب کر رہا ہے نا؟ جس کے ذریعے رب کو پانا تھا وہ اُس کو ضائع کر رہا ہے نا؟ اُس کے لئے سخی سلطان باہوؒ نے فرمایا: پھر تو ایسا کرنا چُپ کر کے اُس کو بوری میں بند کر دے خوب پکے ٹانکے لگانا دریا میں بہا دینا تا کہ غوطے کھا کھا کے وہ مرے کیونکہ وہ اُن مخلوقوں کا قاتل ہے (جو تمھارے اندر خوابیدہ ہیں)۔ایک آدمی میں سولہ مخلوقیں ہوتی ہیں نا، ہزار مرید ہیں تو سولہ ہزار مخلوقوں کا وہ قاتل ہے نا؟ پھر قاتل کا یہی علاج ہے۔

اس وقت ہر آدمی صراطِ مستقیم کی تلاش میں ہے۔جتنے بھی فرقے ہیں صراطِ مستقیم کی تلاش میں ہیں۔اگر اُن کو سُنیت میں خدا ملتا تو وہ وہابی کیوں ہوتے؟ وہابیت میں خدا ملتا تو شیعہ کیوں ہوتے؟ کیوں ہوتے؟

سارے صراطِ مستقیم کی تلاش میں ہیں۔دِل سے مطمئن کوئی بھی نہیں ہے۔زبانی عقیدے ہیں اندر سے مطمئن کوئی بھی نہیں ہے۔صراطِ مستقیم دومنٹ میں پتہ چل جائے گا، کہ صراطِ مستقیم کیا ہے۔ہر فرقہ اس کو تسلیم کرے گا۔جتنے بھی فرقے والے بیٹھے ہیں، حتٰی کہ اگر غیر مذہب والا بھی بیٹھا ہے تو وہ بھی کہے گا کہ صحیح کہتا ہے۔کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے ظاہر بھی خراب باطن بھی خراب، بھلے وہ کہیں ہم عاشقِ رسول ہیں۔ نہ ظاہر میں نماز روزہ ہے نہ اُن کا دِل اللہ اللہ کرتا ہے، یہ صراطِ مستقیم نہیں ہے بھلے کسی بھی فرقے سے ہو۔ کچھ لوگ ایسے ہیں جن کے ظاہر درست ہیں اور باطن خراب ہیں، وہ ہمارے عابد زاہد لوگ ہیں اکثر عالم بھی ہیں۔اگر وہ صراطِ مستقیم ہوتا تو پھر فرقے کیوں ہوتے؟ انہی عالموں عابدوں نے فرقے بنائے نا؟ صراطِ مستقیم یہ بھی نہیں ہے۔تیسرے وہ لوگ ہیں جن کے ظاہر خراب اور باطن اللہ اللہ کر رہے ہیں، ظاہر میں کوئی نماز روزہ نہیں ہے لیکن دِل اللہ اللہ کر رہے ہیں۔ہمارے مجذوب ہیں، وہ اُن کے لئے صحیح ہے وہ اللہ کی راہ میں پاگل ہو گئے۔پاگلوں کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔جو ان کی نقل کرتا ہے زندیق ہو جاتا ہے نا؟ جن کی نقل کرنے سے آدمی زندیق ہو جائے تو صراطِ مستقیم وہ بھی نہیں ہے۔ صراطِ مستقیم پر وہ لوگ ہیں جن کے ظاہر بھی درست اور باطن بھی درست۔ظاہر میں

کوئی نماز روزہ ہو اور باطن بھی کچھ اللہ اللہ کرے یہ صراطِ مستقیم ہے۔ کہیں سے بھی حاصل ہو جائے۔ ہر آدمی کہتا ہے اللہ تعالیٰ میرے پہ مہربان ہے، ہر آدمی کہتا ہے۔ جس سے پوچھو، کیا حال ہے؟ بڑا اللہ کا کرم ہے۔ کیوں؟ کار بنگلہ ہے، یہ کرم نہیں تو اور کیا ہے؟ دوسرے سے پوچھتے ہیں، کیا حال ہیں؟ بڑا ہی اللہ کا کرم ہے۔ کیوں؟ کہتا ہے غریب خاندان سے تھا، اتنا بڑا افسر ہو گیا، یہ کرم نہیں تو اور کیا ہے؟ تیسرے سے پوچھتے ہیں کہ کیا حال ہے؟ بڑا ہی اللہ کا کرم ہے۔ کیوں؟ کہتا ہے اتنا بڈھا ہوں، اتنی صحت ہے، یہ کرم نہیں تو اور کیا ہے؟ یہی کہتے ہیں نا؟ ہم کہتے ہیں کہ اگر تم اس کو کرم سمجھتے ہو تو یہ کافروں کے پاس بھی ہیں، جو کافروں کو دیں وہ تم کو دیں تو تمھارے پہ کیا کرم ہوا؟ اگر تم دیکھتے ہو کہ واقعی تمھارے پہ اللہ کا کرم ہے تو اُس کے ذکر میں لگ جاؤ۔ دو چار پانچ چھ دِنوں میں اندر سے اللہ اللہ شروع ہو گئی تو اللہ کا کرم ہو گیا۔ **فاذکرونی اذکرکم** تو مجھے یاد کر میں تجھے یاد کرتا ہوں۔ اگر کوشش کے باوجود اللہ اللہ نہیں ہوتا ہے تو اُس کا تم پہ کوئی کرم نہیں، اگر کرم ہوتا تو تم کو اپنے نام لیواؤں میں کرتا۔ پھر جب اللہ اللہ شروع ہو گئی پھر اگر کار بنگلہ دیا، صحت دی، پھر کرم ہی کرم ہے۔

اب اس کے لئے کوئی بیعت نذرانہ نہیں ہے۔ جو طریقہ بتایا ہے اس پر عمل کریں، اجازت لیں۔ اگر (دِل کے اندر) اللہ اللہ شروع ہو گئی تو دعا دے دینا، اگر نہ ہوئی تو تمھارا کیا بگڑا؟ جیسے پہلے تھے ویسے تو رہو گے نا۔ جو پانچ سات دِن اللہ اللہ کرو گے اُس کا ثواب تو مل جائیگا نا؟ گوجرانوالہ میں ایک انگریز نے سوال کیا، اُس نے کہا میں مسلمان ہو جاؤں ایک شرط پر، میں شراب بھی چھوڑ دونگا، نمازیں بھی پڑھوں گا، تہجد بھی پڑھوں گا، جو کچھ کہو گے میں کروں گا، لیکن تمھارے علماء کہتے ہیں کہ گارنٹی پھر بھی کوئی نہیں کہ دوزخی ہے یا جنتی ہے۔ کہنے لگا جس مذہب میں گارنٹی ہی نہیں ہے وہ مذہب کمزور ہے نا، میں اس مذہب میں کیسے شامل ہو جاؤں۔ اور واقعی تم جتنے بھی بیٹھے ہو گارنٹی تو نہیں دیتے ہو، لیکن مذہب اسلام گارنٹی ہی گارنٹی ہے۔ سالوں میں نہیں، مہینوں میں نہیں، دِنوں میں پتہ چل جاتا ہے کہ تو کیا ہے۔ اگر تیرے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی تو اللہ اللہ تیرے عمل سے نہیں ہوگی، کسب سے نہیں ہوگی، اللہ کے کرم سے ہوگی۔ جب تیرے اندر اللہ اللہ شروع ہو گئی تو گارنٹی تو ہو ہی گئی نا۔ حج قبول ہوتا ہے، اُس کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ لیکن اگر کسی کا قلب اللہ اللہ میں چل پڑے تو اُس کے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ عمل سے کسب سے نہیں ہوتا یہ اللہ کی رضا سے ہوتا ہے۔ اس کے لئے ذکر لیں اور اپنی قسمت آزمائیں۔